بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرد و عورت کے طریقہ نماز میں فرق

افادات

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

امیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

رابطہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

فون نمبرز: 048-3881487, 0321-6353540, 0335-7500510

ای میل: markazhanfi@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

دعویٰ اہل السنۃ والجماعۃ:

مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق؛ احادیث وآثار، اجماع امت اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے۔

دعویٰ غیر مقلدین:

1: یونس قریشی صاحب لکھتے ہیں:

شریعت محمدیہ میں مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں بلکہ جس طرح مرد نماز پڑھتا ہے اسی طرح عورت کو بھی پڑھنا چاہیے۔

(دستور المتقی ص151)

2: حکیم صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں:

عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں... پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد زیر ناف اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں اور مرد کوئی اور... یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور واناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔ (صلوٰۃ الرسول ص190، ص191)

3: مرد وعورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (عورتوں کا طریقہ نماز از صلاح الدین یوسف، عورت اور مرد کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں از حافظ محمد ابراہیم سلفی)

دلائل اہل السنت والجماعت

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں فرق:

مرد:

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

وَ كَيْفِيَّتُهَا إِذَا أَرَادَ الدُّخُولَ فِى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ حتى يُحَاذِيَ بِإِبْهَامَيْهِ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ وَبِرُءُوسِ الْأَصَابِعِ فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. (الفتاویٰ الہندیۃ: ج1 ص80)

کہ مرد تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اس طرح اٹھائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر اور ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر ہو جائیں۔

اس طرح گٹے بھی کندھوں کے برابر ہو جائیں گے۔

دلائل:

1: عن مالك بن الحويرث رضی اللہ عنہ أنه رأى نبي الله صلى الله عليه وسلم... وقال حتى يحاذي بهما فروع أذنيه.

(صحیح مسلم: ج1 ص168 باب استحباب رفع الیدین فی تکبیرۃ الاحرام)

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا۔ (جب آپ نے تکبیر تحریمہ کہی تو) آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر ہو گئے۔

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اِنَّهٗ رَاَیٰ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی تَکَادَ اِبْہَامَاہُ تُحَاذِیْ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ. (سنن النسائی ج1 ص141 باب موضع الابھامین عند الرفع)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

3: فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہما اَنَا کُنْتُ اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ الخ

(صحیح البخاری: ج1 ص114، صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص298)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کے طریقے کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے طریقے کو بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہی تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا۔"

فائدہ:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اوپر والے حصے کے برابر، کانوں کی لو کے برابر اور کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے ہیں۔ مردوں کے ہاتھ اٹھانے کا طریقہ جو احناف بیان کرتے ہیں اس سے تینوں روایات پر یوں عمل ہو جاتا ہے کہ مرد اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کانوں کے اوپر والے حصہ کے برابر، انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر اور گٹے کندھوں کے برابر ہو جائیں۔

عورت:

المرأۃ ترفع یدیھا حذاء منکبیھا، وھو الصحیح لأنہ أستر لھا.

(فتح القدیر لابن الہمام: ج1 ص246)

ترجمہ: تکبیر تحریمہ کے وقت عورت اپنے کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھائے، یہ صحیح تر ہے کیونکہ اس میں اس کی زیادہ پردہ پوشی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کندھے تک ہو جائیں گے اور گٹے سینے کے برابر، یوں دلائل میں آنے والی روایات میں تطبیق بھی ہو جائے گی۔

روایت نمبر 1:

عَنْ وَائِلِ بن حُجْرٍ، قَالَ: جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ... فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا وَائِلُ بن حُجْرٍ، إِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذَاءَ أُذُنَیْکَ، وَالْمَرْأَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْہَا حِذَاءَ ثَدْیَیْہَا.

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج9 ص144 رقم 17497، مجمع الزوائد: ج9 ص624 رقم الحدیث 1605، البدر المنیر لابن الملقن: ج3 ص463)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (درمیان میں طویل عبارت ہے، اس میں ہے کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اے وائل! جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتی کے برابر اٹھائے۔

اعتراض:

روایت کی سند میں ایک راویہ ام یحییٰ بنت عبد الجبار مجہول ہے کیونکہ امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ولم اعرفها. (کہ میں اس کو نہیں جانتا) (مجمع الزوائد ج2ص103)

جواب:

اولاً: امام ہیثمی رحمہ اللہ کے نہ جاننے سے ام یحییٰ کا مجہول ہونا لازم نہیں آتا۔

ثانیاً: تاریخ دمشق (جزء62ص390) میں "باب وائل بن حجر بن سعد" کے تحت ام یحییٰ کا نام "کبشہ" مذکور ہے۔ وہاں سند یوں ہے: حدثنا میمونة بنت عبدالجبار بن وائل قال سمعت عمتی کبشة ام یحییٰ ۔۔۔ الخ

اور امام ابن مندہ نے حاشیہ اکمال الکمال جزء2ص478پر فرمایا ہے کہ اس راویہ کی کنیت "ام یحییٰ" ہے اور ان سے میمونہ بنت حجر بن عبد الجبار نے روایت کی ہے۔

لہذا ام یحییٰ مجہول راویہ نہیں ہے۔

روایت نمبر2:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ، سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : حَذْوَ ثَدْيَيْهَا. (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج1ص270باب فی المرأة إذا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ، إلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا)

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟ فرمایا: اپنے سینے تک۔

اعتراض:

اس روایت کی سند میں حضرت ہشیم نے فرمایا: شیخ لنا، جب کہ شیخ کا نام معلوم نہیں۔

جواب:

مصنف ابن ابی شیبہ میں دوسرے مقام پر حضرت ہشیم فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْخٌ، يُقَالُ لَهُ: مِسْمَعُ بْنُ ثَابِتٍ الخ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2ص254باب فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا فَاتَتْهُ)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہشیم کے شیخ کا نام "مسمع بن ثابت" ہے۔

روایت نمبر3:

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونَ، قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2ص421باب فی المرءۃ اذا افتتحت الصلوۃ الی این ترفع یدیہا؟)

ترجمہ: عبد ربہ بن زیتون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔

نوٹ: حضرت ام الدرداء الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا نام "خیرۃ" ہے اور یہ صحابیات میں سے ہیں۔

(تہذیب التہذیب: ج7ص715رقم الترجمۃ12193تحت ترجمہ ام الدرداء)

ان تین روایات سے عورت کے لیے ہاتھوں کو کندھے اور سینہ تک اٹھانے کا تذکرہ موجود ہے۔ لہٰذا عورت اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے گی کہ ہاتھوں کی انگلیاں کندھوں تک اور ہتھیلیاں سینہ کے برابر آجائیں۔

مر دو عورت کے ہاتھ باندھنے میں فرق:

مرد:

مردوں کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

و یضع بطن کفه الایمن علی رسغه الایسر تحت السرة فیکون الرسغ فی وسط الکف. [کتاب الآثار بروایۃ محمد: ج1 ص321]

ترجمہ: نمازی اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں کلائی کے اوپر رکھ کر ناف کے نیچے رکھے، اس طرح گٹہ ہتھیلی کے درمیان میں ہو جائے گا۔

علامہ عینی فرماتے ہیں:

واستحسن کثیر من مشایخنا......بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ.

[عمدۃ القاری: ج4 ص389 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ]

ترجمہ: ہمارے اکثر مشائخ نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ نمازی اپنی دائیں ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت) پر رکھے اور چھنگلیا اور انگوٹھے کے ساتھ گٹے پر حلقہ بنالے۔

دلائل:

1: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

(صحیح البخاری ج1 ص102 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھے۔

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔

(صحیح ابن حبان: ص577 رقم الحدیث1860، سنن النسائی: ج1 ص141، سنن ابی داؤد ج1 ص105 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (نے ارادہ کیا کہ) دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھائے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ہتھیلی (کی پشت)، گٹے اور بازو پر رکھا۔

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صَلٰوتِنَا۔ (صحیح ابن حبان ص554.555 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث1770)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑے رکھیں۔

4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث3959)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

عورت:

عورت کے بارے میں اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمرقندی (المتوفیٰ بعد 907ھ) لکھتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلٰى صَدْرِهَا بِالْاِتِّفَاقِ. (منتخص الحقائق شرح کنز الدقائق: ص153)

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م1014ھ) فرماتے ہیں:

وَالْمَرْأَةُ تَضَعُ [يَدَيْهَا] عَلٰى صَدْرِهَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰى حَالِهَا عَلَى السَّتْرِ. (فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

ترجمہ: عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے، کیونکہ عورت کی حالت کا دارومدار پردے پر ہے۔

3: علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ (م1304ھ) لکھتے ہیں:

وَاَمَّا فِيْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ لِاَنَّهَا مَا اَسْتَرُ لَهَا. (السعایۃ ج2 ص156)

ترجمہ: رہا عورتوں کے حق میں [ہاتھ باندھنے کا معاملہ] تو تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینہ پر ہاتھ باندھنا ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

مرد و عورت کی طریقہ رکوع میں فرق:

مرد:

مرد رکوع میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑے گا، اپنی کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھے گا اور پشت کو سیدھا رکھے گا تاکہ اس کا سر اور پشت ایک سیدھ میں آجائیں اور سر کو نہ اونچا کرے گا نہ نیچا بلکہ پشت کی سیدھ میں رکھے گا۔

1: عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافٰى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ.

(سنن ابی داود: ج1 ص125، 126 باب صَلَاةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

ترجمہ: حضرت سالم البراد فرماتے ہیں کہ ہم ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے عرض کیا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بیان فرمائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کے اندر ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی۔ جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھو گھٹنوں پر رکھے (یعنی انہیں مضبوطی سے پکڑا) اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کیں اور اپنی کہنیاں پہلو سے جدا کیں۔

2: عن انس رضی اللہ عنہ (فی حدیث طویل: قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم): يَا بُنَيَّ إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ.

(المعجم الاوسط للطبرانی ج4 ص281 رقم الحدیث 5991، المعجم الصغیر للطبرانی ج2 ص32)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو!

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ, قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اسْتَوٰى, فَلَوْ صُبَّ عَلٰى ظَهْرِهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ.

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج10 ص312)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو پشت مبارک کو اس طرح ہموار

کرتے تھے کہ اگر آپ علیہ السلام کی پشت مبارک پر پانی بہادیا جائے تو وہ ایک جگہ ٹک جائے۔

4: عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستفتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العالمین وکان إذا رکع لم یُشْخِصْ رأسه ولم یُصوِّبْه ولکن بین ذلك.

(صحیح مسلم: ج1ص194)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر سے اور قراءت کو "الحمد للہ رب العلمین" سے شروع فرماتے تھے اور جب آپ علیہ السلام رکوع فرماتے تھے تو سر مبارک کو نہ (زیادہ) اونچا کرتے اور نہ (زیادہ) نیچا بلکہ اس کے درمیان ہوتا تھا (یعنی پشت مبارک کے برابر)

عورت:

عورت رکوع میں مرد کی بنسبت کم جھکے گی، اپنے ہاتھ بغیر کشادہ کیے ہوئے گھٹنوں پر رکھے گی اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھے گی۔

دلائل:

1: عن عطاء قال تجتمع المراۃ إذا رکعت ترفع یدیها إلی بطنها وتجتمع ما استطاعت.

(مصنف عبد الرزاق ج3ص50رقم5983)

ترجمہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت سمٹ کر رکوع کرے گی، اپنے ہاتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف ملائے گی، جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ جائے گی۔

2: فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها ولکن تضم یدیها وتضع علی رکبتیها وضعا وتنحنی رکبتیها ولا تجافی عضدتیها. (فتاویٰ عالمگیری: ج1ص74)

ترجمہ: عورت رکوع میں کسی قدر جھکے گی، گھٹنوں کو مضبوطی سے نہیں پکڑے گی، اپنی انگلیوں کو کشادہ نہیں کرے گی البتہ ہاتھوں کو ملا کر اپنے گھٹنوں پر جما کر رکھے گی، گھٹنوں کو قدرے ٹیڑھا کرے گی اور اپنے بازو جسم سے دور نہ رکھے گی۔

فریقِ مخالف میں سے غیر مقلد عالم عبد الحق ہاشمی اپنی کتاب "نصب العمود" میں لکھتے ہیں:

عندی بالاختیار قول من قال ان المراءۃ لا تجافی فی الرکوع.

(نصب العمود فی مسئلۃ تجافی المراءۃ فی الرکوع والسجود والقعود ص52)

ترجمہ: مجھے ان حضرات کی بات پسند ہے جو کہتے ہیں کہ عورت رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے جدا نہ کرے۔

مر دوعورت کے طریقہ سجدہ میں فرق:

مرد:

مرد سجدہ میں اپنا پیٹ رانوں سے دور رکھیں گے، اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند رکھتے ہوئے پہلو سے جدا رکھیں گے اور سرین کو اونچا کریں گے۔

دلائل:

1: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

(صحیح البخاری: باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، صحیح مسلم: باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ وما یفتتح بہ ویختتم بہ وصفۃ الرکوع والاعتدال منہ والسجود الخ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو اچھی طرح کھول دیتے (یعنی اپنی پہلو سے جدا رکھتے) یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

:2 عن میمونة: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا سجد جافی یدیہ حتی لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت یدیہ مرت.

(سنن النسائی: ج1 ص167 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ پیٹ سے اتنے دور رکھتے کہ بکری کا چھوٹا بچہ نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا۔

:3 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ- صلی اللہ علیہ وسلم- يَسْجُدُ. (سنن ابی داؤد: ج1 ص130 باب صفة السجود)

ترجمہ: حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کا طریقہ بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھا، اپنے گھٹنوں پر سہارا لیا اور اپنی سرین کو اٹھایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح سجدہ کرتے تھے۔

عورت:

عورت مرد کی طرح کھل کر سجدہ نہیں کرے گی بلکہ پیٹ کو رانوں سے ملائے گی، بازوؤں کو پہلو سے ملا کر رکھے گی اور کہنیاں زمین پر بچھادے گی۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:

والمرأة تنخفض فی سجودها و تلزق بطنها بفخذیها لأن ذلك أسترلها. (الهدایة فی فقه الحنفی: ج1 ص50)

ترجمہ: عورت سجدے میں سکڑ جائے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملادے کیونکہ یہ صورت اس کے لئے زیادہ پردہ والی ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے:

فأما المرأة فینبغی أن تفترش زراعیها و تنخفض ولا تنتصب کإنتصاب الرجل و تلزق بطنها بفخذیها لأن ذلك أسترلها. (بدائع الصنائع: ج1 ص210)

ترجمہ: عورت کو چاہیے اپنے بازو بچھادے اور سکڑ جائے اور مردوں کی طرح کھل کر سجدہ نہ کرے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے چمٹائے رکھے کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ستر والی صورت ہے۔

دلائل:

:1 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ، فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ.

(مراسیل ابی داؤد: ص103 باب مِنَ الصَّلَاةِ، السنن الکبری للبیہقی: ج2 ص223، جُمَّاعُ أَبْوَابِ الاسْتِطَابَةِ)

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت (کا حکم سجدہ کی حالت میں) مرد کی طرح نہیں ہے۔

:2 عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْأُخْرٰى فَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِيْ فَخِذِهَا كَأَسْتَرِمَا يَكُوْنُ لَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ يَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا.

(الکامل لابن عدی ج2 ص501، رقم الترجمۃ 399، السنن الکبری للبیہقی ج2 ص223 باب مایستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص43 رقم الحدیث 1759)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران

دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

3: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ... کَانَ یَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّتَجَافُوْا فِیْ سُجُوْدِھِمْ وَیَأْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَخَفَّضْنَ. (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2ص222.223 باب مایستحب للمراۃ الخ)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔

4: عن الحسن وقتادۃ قالا إذا سجدت المرأۃ فإنھا تنضم ما استطاعت ولا تتجافی لکی لا ترفع عجیزتھا.

(مصنف عبد الرزاق ج3ص49 باب تکبیرۃ المراءۃ بیدیھا وقیام المراءۃ ورکوعھا وسجودھا)

ترجمہ: حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو جہاں تک ہو سکے سکڑ جائے اور اپنی کہنیاں پیٹ سے جدا نہ کرے تاکہ اس کی پشت اونچی نہ ہو۔

5: عَنْ مُجَاھِدٍ أَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَہٗ عَلٰی فَخِذَیْہِ إِذَا سَجَدَ کَمَا تَضَعُ الْمَرْأَۃُ. (مصنف ابن ابی شیبہ: رقم الحدیث 2704)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔

6: عن عطاء قال... إذا سجدت فلتضم یدیھا إلیھا وتضم بطنھا وصدرھا إلی فخذیھا وتجتمع ما استطاعت.

(مصنف عبد الرزاق ج3ص50 رقم 5983)

ترجمہ: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے بازو اپنے جسم کے ساتھ ملالے، اپنا پیٹ اور سینہ اپنی رانوں سے ملالے اور جتنا ہو سکے خوب سمٹ کر سجدہ کرے۔

مرد و عورت کے بیٹھنے میں فرق:

مرد:

مردوں کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا کر لیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔

دلائل:

1: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک طویل حدیث ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کا ذکر ان الفاظ میں فرماتی ہیں:

وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ وکان یفرش رجلہ الیسری وینصب رجلہ الیمنی وکان ینھی عن عقبۃ الشیطان.

(صحیح مسلم: ج1ص194، 195 باب مایجمع صفۃ الصلاۃ ومایفتتح بہ الخ)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت کے بعد "تشہد" ہوتا ہے اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ تھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پاؤں کو نیچے بچھاتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کی بیٹھک سے بھی منع فرماتے تھے (یعنی سرین پر بیٹھ کر دونوں گھٹنے کھڑے کرنا شیطان کی بیٹھک ہے)

2: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا... وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلَاۃِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتَثْنِیَ الْیُسْرٰی.

(صحیح البخاری: ج1ص114 باب سنۃ الجلوس فی التشہد، موطا امام مالک: ص93)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں.... نماز میں [مرد کے لیے] بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا دے (اور اس پر بیٹھ جائے) اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

عورت:

عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں جانب نکال کر سرین کے بل اس طرح بیٹھے کہ دائیں ران بائیں ران کے ساتھ ملا دی۔ علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں:

جلست علی إلیتها الأیسری و أخرجت رجلیها من الجانب الأیمن لأنه أسترلها.

(فتح القدیر لابن الہمام: ج1ص274)

ترجمہ: عورت اپنے بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف باہر نکالے کیونکہ اس میں اس کا ستر زیادہ ہے۔

دلائل:

1: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَۃُ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَتْ فَخِذَھَا عَلٰی فَخِذِھَا الْاُخْرٰی فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَھَا فِیْ فَخِذِھَا کَاَسْتَرِمَا یَکُوْنُ لَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ یَقُوْلُ یَا مَلَائِکَتِیْ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَھَا۔

(الکامل لابن عدی ج2ص501، رقم الترجمۃ399، السنن الکبری للبیہقی ج2ص223 باب مایستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3ص43 رقم الحدیث1759)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

2: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍالْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ... وَکَانَ یَأْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّفْرِشُوْا الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُوْا الْیُمْنٰی فِی التَّشَھُّدِ وَ یَأْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَرَبَّعْنَ.

(السنن الکبری للبیہقی ج2ص222.223 باب مایستحب للمراۃ الخ، التبویب الموضوعی للاحادیث ص2639)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

3: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، أَنَّہٗ سُئِلَ: کَیْفَ کُنَّ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ کُنَّ یَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ یَحْتَفِزْنَ.

(جامع المسانید از محمد بن محمود خوارزمی ج1ص400، مسند ابی حنیفۃ روایۃ الحصکفی: رقم الحدیث114)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں نماز کس طرح ادا کرتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے تو چہار زانو ہو بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سرین کے بل بیٹھیں۔

4: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَرْاَۃِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج2ص505، المراۃ کیف تکون فی سجودھا، رقم الحدیث2794)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوب سمٹ کر نماز پڑھے اور بیٹھنے کی حالت میں سرین کے بل بیٹھے۔

فائدہ: چہار زانو بیٹھنے کا حکم شروع شروع میں تھا لیکن بعد میں یہ حکم تبدیل ہو گیا۔ اب حکم "اِحتِفَاز" کا ہے یعنی "سرین کے بل بیٹھنا" (بحوالہ المنجد) جیسا کہ دلیل نمبر3 اور دلیل نمبر4 سے واضح ہے۔

کون کہاں نماز ادا کرے:

مرد:

عن أبي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة مع الإمام أفضل من خمس وعشرين صلاة يصليها وحده

(صحیح مسلم ج1 ص231 باب فضل صلوۃ الجماعۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جو امام کے ساتھ پڑھی جائے اس نماز سے جو اکیلے پڑھی ہو پچیس گناہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

عورت:

1: عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ اِمْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ. قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِيْ وَ صَلٰوتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَ صَلٰوتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِكِ فِيْ دَارِكِ وَ صَلٰوتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَ صَلٰوتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ. قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْئٍ مِنْ بَيْتِهَا وَ أَظْلَمِهٖ وَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

(الترغیب والترھیب للمنذری ج1 ص225 باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتھن ولزومھا وترھیبھن من الخروج منھا)

ترجمہ: حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو (لیکن) تیرا اپنے گھر میں نماز پڑھنا تیرے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، تیرا حجرے میں نماز پڑھنا چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے' چار دیواری میں نماز پڑھنا تیری قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا سمجھ کر) اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو ان کے لیے گھر کے ایک کونے اور تاریک ترین گوشہ میں نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی وفات تک اسی جگہ نماز پڑھتی رہیں۔

2: عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا.

(سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ-باب التشدید فی ذلک)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا کمرہ میں نماز پڑھنا گھر (آنگن) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (اندرونی) کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کمرہ میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے (یعنی عورت جس قدر بھی پردہ اختیار کرے گی اسی قدر بہتر ہے)

3: عن عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلاۃ المرۃ وحدھا أفضل علی صلواتھا فی الجمع بخمس و عشرین درجۃ.

(التیسیر الشرح الجامع الصغیر للمناوي: ج2 ص195، جامع الاحادیث للسیوطی: ج13 ص497-رقم الحدیث 13628)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کا اکیلے نماز پڑھنا اس کی نماز باجماعت پر پچیس (۲۵) گنا فضیلت رکھتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اقوال کی روشنی میں

چاروں ائمہ کرام؛ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کا طریقہ نماز مرد کے طریقہ نماز سے مختلف ہے۔ چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

[۱]: فقہ حنفی

قَالَ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي الْفُقَهَاءِ اَبُوْحَنِيْفَةَ: وَالْمَرْاَةُ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حِذَاءَ مَنْكَبَيْهَا هُوَ الصَّحِيْحُ لِاَنَّهٗ اَسْتَرُ لَهَا.

(الھدایۃ فی الفقہ الحنفی ج1 ص84 باب صفۃ الصلوۃ)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں تک اٹھائے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

وَقَالَ اَيْضاً: وَالْمَرْاَةُ تَنْخَفِضُ فِيْ سُجُوْدِهَا وَتَلْزَقُ بَطْنَهَا بِفَخْذَيْهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ اَسْتَرُ لَهَا. (الھدایۃ فی الفقہ الحنفی ج1 ص92)

ترجمہ: مزید فرمایا: عورت سجدوں میں اپنے جسم کو پست کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

[۲]: فقہ مالکی

قَالَ الْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ: وَالْمَرْاَةُ دُوْنَ الرَّجُلِ فِي الْجَهْرِ وَهِيَ فِيْ هَيْاَةِ الصَّلَاةِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهَا تَنْضَمُّ وَلَا تُفَرِّجُ فَخْذَيْهَا وَلَا عَضُدَيْهَا وَتَكُوْنُ مُنْضَمَّةً مُتَرَوِّيَةً فِيْ جُلُوْسِهَا وَسُجُوْدِهَا وَاَمْرِهَا كُلِّهٖ. (رسالۃ ابن ابی زید القیروانی المالکی: ص34)

ترجمہ: امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے فرمایا: عورت کی نماز کی کیفیت مرد کی نماز کی طرح ہے مگر یہ کہ عورت سمٹ کر نماز پڑھے، اپنی رانوں اور بازؤوں کے درمیان کشادگی نہ کرے اپنے قعود، سجود اور نماز کے تمام احوال میں۔

[۳]: فقہ شافعی

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ: وَقَدْ اَدَّبَ اللهُ النِّسَاءَ بِالْاِسْتِتَارِ وَاَدَّبَهُنَّ بِذَالِكَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحِبُّ لِلْمَرْاَةِ فِي السُّجُوْدِ اَنْ تَنْضَمَّ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتُلْصِقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَتَسْجُدُ كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا وَهٰكَذَا اُحِبُّ لَهَا فِي الرُّكُوْعِ وَالْجُلُوْسِ وَجَمِيْعِ الصَّلَاةِ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا. (کتاب الام للشافعی ج1 ص286 ص287 باب التجافی فی السجود)

ترجمہ: امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالی نے عورت کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی ادب سکھایا ہے۔ اس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر سجدہ کرے، اس میں اس کے لیے زیادہ ستر پوشی ہے۔ اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع، قعدہ اور تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیات اختیار کرے جس میں اس کے لیے پردہ پوشی زیادہ ہو۔

[۴]: فقہ حنبلی

قَالَ الْإِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَالْمَرْاَةُ كَالرَّجُلِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً اَوْتَسْدُلُ رِجْلَيْهَا فَتَجْعَلُهُمَا فِيْ جَانِبِ يَمِيْنِهَا ..... قَالَ اَحْمَدُ: اَلسَّدْلُ اَعْجَبُ اِلَيَّ. (الشرح الکبیر لابن قدامۃ ج1 ص599، المغنی لابن قدامۃ ج1 ص635)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر رکوع و سجود میں اپنے جسم کو سکیڑ کر رکھے اور آلتی پالتی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ”عورت کا اپنے دونوں پاؤں اپنی دائیں جانب نکال کر بیٹھنا میرے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔“

غیر مقلدین کے "دلائل" کا علمی جائزہ

دلیل نمبر 1:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي. (صحیح البخاری)

کہ اس طرح نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

جواب:

پہلے یہ حدیث مبارک مکمل دیکھ لی جائے تا کہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔ پوری حدیث یوں ہے۔

حَدَّثَنَا مَالِكٌ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 631)

ترجمہ: حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں بیس دن قیام رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل اور رقیق القلب تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر کیسے چھوڑ کر آئے؟ ہم نے آپ کی خدمت میں (جو بات تھی) عرض کر دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھر جاو اور ان کے ساتھ قیام کرو انہیں دین سکھاو اور دین کی باتوں کا حکم کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے متعلق حضرت مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے یاد ہیں یا یہ کہا کہ یاد نہیں اور (پھر) فرمایا اس طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ صحبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیس دن تک رہے اور جلدی واپس جانے کا اشتیاق ظاہر کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ احکام بیان فرمائے۔ حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو سات احکامات ارشاد فرمائے تھے۔ اگر ان میں سے ایک ایک حکم میں غور کیا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ان احکامات کا تعلق صرف مردوں کے ساتھ ہے، عورتوں کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" سے پہلے چار اور اس کے بعد دو احکامات پر غور کریں۔

حکم نمبر 1: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ [اپنے گھروں کو جاؤ] یہ حکم مردوں کو ہونا واضح ہے۔

حکم نمبر 2: فَأَقِيمُوا فِيهِمْ [ان کے پاس جا کر قیام کرو] اس حکم کا مردوں کے لیے ہونا ظاہر ہے۔

حکم نمبر 3: وَعَلِّمُوهُمْ [ان کو دین سکھاو] یہ حکم بھی ان مرد حضرات کے لیے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔

حکم نمبر 4: وَمُرُوهُمْ [انہیں دن کی باتوں کا حکم دو] اس کا مردوں کے لیے ہونا ظاہر ہے۔

حکم نمبر 6: فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ [کوئی ایک اذان دے] اذان کا حکم بھی بالاتفاق مردوں کے لیے ہے۔ عورت اذان نہیں دے سکتی۔

حکم نمبر7: وَلۡيَؤُمَّكُمۡ أَكۡبَرُكُمۡ [تم میں سے جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے] اس قافلے میں مرد تھے اور انہیں خطاب تھا کہ تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔ ظاہر ہے کہ یہ خطاب بھی مردوں کو ہے، کوئی عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ پہلے چار احکامات، اسی طرح چھٹے اور ساتویں حکم کا تعلق بالاتفاق مردوں کے ساتھ ہے اور وہ لوگ جو فرق کے قائل نہیں وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں..... تو یقینی بات ہے کہ درمیان کے حکم "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيۡتُمُونِي أُصَلِّي" [اس طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا] کا تعلق بھی صرف مردوں کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ سات احکامات میں سے چھے احکام تو مردوں کے ساتھ خاص کر لیے جائیں اور ایک حکم میں مرد وعورت دونوں کو شریک سمجھا جائے۔

جو لوگ اس روایت کی بناء پر مرد وعورت کی نماز کو ایک جیسا سمجھتے ہیں وہ خود کئی باتوں میں فرق کرتے ہیں، مثلاً:

[۱]: جناب البانی صاحب غیر مقلد کی کتاب "صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں صفحہ نمبر 165 میں مرد کے لیے نماز میں سر ننگا کرنے کی گنجائش اور سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے لیکن صفحہ نمبر 171 پر عورت کے لیے سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور بغیر اوڑھنی کے نماز پڑھنے پر "نماز نہ ہونے" کا حکم لگایا گیا ہے۔

[۲]: محمد حنیف منجاکوٹی صاحب غیر مقلد اپنی کتاب "مرد وزن کی نماز میں فرق؟" کے صفحہ نمبر 7، 8 پر رقمطراز ہیں:

"اسی طرح اگر عورت عورتوں کی امامت کرائے تو وہ صف کے درمیان کھڑی ہوگی مردوں کی طرح آگے نہیں۔ (بیہقی ج1 ص131) لیکن مرد امامت کراتے وقت آگے کھڑا ہوگا۔ (بخاری ومسلم وسنن اربعہ) اسی طرح مرد نماز میں امام کے بھولنے پر سبحان اللہ کہے اور عورت ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کی پشت مارے (مسلم ج1 ص180)"

موصوف اپنی اسی کتاب کے صفحہ نمبر 38 پر لکھتے ہیں:

"عورتیں جمعہ کی فرضیت سے مستثنیٰ ہیں"

سوال یہ ہے کہ جب فرق نہیں تو آپ نے خود یہ فرق کیوں کیا؟

لہٰذا روایت "صلّوا کما رایتمونی اُصلّی" سے "مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں" کا استدلال کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔

دلیل نمبر2:

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا اثر بخاری شریف میں موجود ہے:

وَكَانَتۡ أُمُّ الدَّرۡدَاءِ تَجۡلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلۡسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتۡ فَقِيهَةً. (صحیح البخاری: ج1 ص114 باب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ)

ترجمہ: حضرت ام الدرداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور آپ فقیہہ تھیں۔

غیر مقلدین حضرات کی طرف سے یہ اثر پیش کیا جاتا ہے کہ اس میں عورت؛ مرد کی طرح بیٹھتی تھی۔ لہٰذا مردوں اور عورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جواب نمبر1:

"مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں" سے خود معلوم ہو رہا ہے کہ مردوں کے تشہد بیٹھنے کا طریقہ عورتوں سے مختلف تھا۔

جواب نمبر2:

امام بخاری رحمہ اللہ اس "باب سنۃ الجلوس فی التشھد" میں حضرت ام الدرداء کے عمل کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت لائے ہیں۔ ابواب قائم کرنے میں امام بخاری رحمہ اللہ کا طرز انتہائی عمیق اور دقیق ہوتا ہے۔ اس تبویب کا ایک انداز یہ ہے کہ ایک باب

کے تحت جو روایات لاتے ہیں ان میں ترجمۃ الباب سے مناسبت کے ساتھ ساتھ آپس میں بھی قدرِ مشترک مناسبت ہوتی ہے۔ ان دو روایات کے قدرِ مشترک سے معلوم ہو گا کہ خود حضرت ام الدرداء کے اس اثر سے مرد وعورت کی نماز میں فرق ثابت ہوتا ہے۔ پہلے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا خلاصہ دیکھ لیا جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ ابن عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ نماز میں چہار زانو بیٹھتے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی چہار زانو بیٹھنا شروع کر دیا تو حضرت ابن عمر نے مجھے اس طرح بیٹھنے سے روکا اور فرمایا کہ تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: آپ خود تو چہار زانوں بیٹھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاؤں کمزور ہیں، ان میں اتنی سکت نہیں ہے اس لیے چہار زانو بیٹھتا ہوں۔

اس روایت کا نتیجہ یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ بتایا البتہ خود اس کے بر خلاف بیٹھنے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ ان کا عذر تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقیہ تھے اور ان کی فقاہت کا تقاضا تھا کہ عذر کی وجہ سے اصل ہیئت کے بر خلاف ہیئت سے بیٹھیں۔

اس نتیجہ کی روشنی میں حضرت ام الدرداء کی روایت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے بیٹھنے کا طریقہ عورتوں سے یکسر الگ تھا کیونکہ امام بخاری نے روایت لا کر بتا دیا کہ حضرت ام الدرداء مردوں کے طریقہ پر بیٹھتی تھیں۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے "وكانت فقيهة" کہہ کر بتا دیا کہ ان کا اصل ہیئت کے بر خلاف بیٹھنے کی وجہ ان کا کوئی عذر ہو گا اور عذر کی وجہ سے خلافِ ہیئت بیٹھنا شانِ فقاہت کا تقاضا ہے اسی لیے فرمایا: "وكانت فقيهة"۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا خلافِ ہیئت بیٹھنا۔

اب مرد وعورت کی نماز میں فرق واضح ہے۔

اشکال:

صحیح بخاری (رقم الحدیث 822) میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ.

ترجمہ: تم میں سے کوئی (سجدہ کی حالت میں) اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

حنفی عورتیں بھی سجدہ میں اپنے بازو زمین پر بچھا دیتی ہیں تو یہ حدیث کی رو سے نائز عمل ہے۔

جواب:

صحیح البخاری کی اس روایت کا تعلق عورتوں کے ساتھ نہیں بلکہ صرف مردوں کے ساتھ ہے کیونکہ عورتوں کے لیے سجدہ میں جسم کو زمین کے ساتھ لگانے کا حکم خود حدیث میں موجود ہے۔ امام ابو دواؤد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں:

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ رحمہ اللہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰى اِمْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَيْسَتْ فِيْ ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ. (مراسیل ابی داؤد: ص28، السنن الکبری للبیہقی ج2 ص223 باب مایستحب للمراۃ الخ)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ عورت کے لیے جسم کا کچھ حصہ لگانے کا حکم خود حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا صحیح البخاری کی اس روایت کا تعلق صرف مردوں کے ساتھ ہو گا۔

یہاں ایک بات قابلِ توجہ ہے کہ اس روایت کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

وینهی أن یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع. (صحیح مسلم:498)

کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم مردوں کو درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرماتے تھے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بازو پھیلانے سے منع کرنے کا حکم مردوں کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ شرف الدین حسین بن محمد الطیبی (م743ھ) لکھتے ہیں:

التقیید بالرجل یدل علی أن المرأة تفترش ذراعیه. (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج3 ص297 باب صفۃ الصلاۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص مردوں کو زمین پر کہنیاں پھیلانے سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے لیے حکم زمین پر کہنیاں پھیلانے کا ہے۔

سلطان المحدثین ملا علی القاری (م1014ھ) لکھتے ہیں:

(وینهی أن یفترش) أي في السجود (الرجل) أي لا المرأة لأن مبنی أمرها علی التستر.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج3 ص297 باب صفۃ الصلاۃ)

ترجمہ: حدیث کے الفاظ کہ "آپ صلی اللہ علیہ سلم مردوں کو درندوں کی طرح بازو پھیلانے سے منع فرماتے تھے" کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو سجدے میں کہنیوں کو زمین پر پھیلانے سے منع فرماتے تھے نہ کہ عورت کو، اس لئے کہ عورت کے لئے ستر کا حکم ہے (اور وہ زمین پر ہاتھ بچھانے ہی سے حاصل ہو گا)

جو لوگ مرد و عورت کی نماز میں فرق کے قائل نہیں انہوں نے بھی اس حقیقت کا اقرار کیا ہے کہ عورت کے لیے سجدے کی الگ کیفیت اگر حدیث سے ثابت ہو جائے تو قابل قبول ہے۔ چنانچہ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب غیر مقلد صحیح البخاری کی مذکورہ روایت نقل کر کے یوں رقمطراز ہیں:

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کر کے سجدے کی حالت میں اپنے بازوں کو زمین پر بچھانے سے نہ صرف منع فرمایا بلکہ اس طرح کرنے کو کتے کے ساتھ بیٹھنے کے ساتھ تشبیہ دی۔ آپ کے اس خطاب میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔ ہاں اگر عورتوں کے لیے سجدے کی الگ کیفیت حدیث سے ثابت ہو گی تو پھر عورتیں اس میں شامل نہیں ہوں گی۔

(کیا عورتوں کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف ہے؟ ص40)

عرض ہے کہ عورتوں کے لیے سجدے کی الگ کیفیت خود حدیث مذکور سے ثابت ہے۔